ابو رغدہ

فاضل دیوبند حضرت مولانا محمد مطلع الانوار رحمہ اللہ کی رحلت

جنازے سے قبل شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا خطاب

تلمیذ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ ولی کامل شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوارؒ کی وفات پر ۲۲ نومبر ۲۰۱۶ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی جنازے کیلئے چارسدہ تشریف لے گئے، وہاں جنازے کے مقام پر ہزاروں مجمع اور پسماندہ گان سے ایمان افروز خطاب فرمایا، جسے ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے، افادہ عام کیلئے نذر قارئین ہے (ادارہ)

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم أمابعد:فاعوذبالله من الشیطٰن الرجیم، بسم الله الرحمن الرحیم **كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ** قال النبی صلی الله علیه وسلم : موت العالِم موت العالَم

موت وصال محبوب کا ذریعہ

میرے انتہائی قابل قدر اور پیارے بھائیو! علماء کرام، مشائخ عظام اور پیارے مسلمانو!

آج دنیا اور عالم اسلام کی کے لئے ایک بڑے صدمہ کی بات ہے، اپنے وقت کے جلیل القدر عالم، محدث، اور شیخ سے ہم محروم ہوگئے ،موت ان جیسے لوگوں کے لئے عید کا دن ہوتا ہے، ان کی تمنا ہوتی ہے اور ان کی زندگی اس آرزو میں گزر جاتی ہے وہ وصال حقیقی کے خواہش مند ہوتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ موت سے پہلے خوش ہورہے تھے بستر موت پر اور کہہ رہے تھے غداً ألقی الاحبّة، محمداً و حزبه میں کل اپنے دوستوں سے ملوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے محبوب صحابہ کرام سے ملاقات ہوگی۔

سکرات میں دیدارِ الٰہی کی تڑپ

یہ لوگ محبوب کی رضا کیلئے اپنی ساری زندگی گزار لیتے ہیں، جب محبوب حقیقی سے ان کے وصال کا وقت آجائے اور بڑی تمنا یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور دیدار نصیب ہوجائے۔ان کو جنتوں کی بھی کوئی پروانہیں ہوتی اور ان کی نظروں میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ بزرگوں سے ہم نے ایسے بہت سارے واقعات سنے ہیں کہ اولیاء اللہ کو اللہ کی رضاء اور اللہ کی دیدار سب سے بڑی تمنا ہوتی ہے، ایک بہت بڑے

بزرگ اور ولی اللہ تھے شیخ ابن الفارض رحمہ اللہ، جب انکی موت کا وقت قریب آیا اور سکرات طاری ہوئی تو اللہ نے اس دنیا میں ہی جنت ان کیلئے جلوہ گر کردیا اور کہا کہ یہ مقامات تیرے لئے ہیں تو وہ بڑے پریشان ہوئے، چہرے پر انتہائی ناگواری اور ناراضگی کی کیفیت طاری ہوگئی اور رو کر کہنے لگے ......

إن کان مَنزِلتی فی الحُبّ عندکم

ماقد رأیت فقد ضَیّعتُ أیّامی

یعنی میری عشق ومحبت کی قیمت یہ تھی کہ میں نے جو دیکھا یہ جنت، یہ حوریں اور یہ غلمان تو پھر تو میری ساری عمر ضائع ہوگئی ہے، اے خدا! مجھے آپ چاہئے، جنت کی نعمت اور باغ مجھے نہیں چاہئے، میری تو یہ تمنا ہے کہ مجھے اے اللہ! آپ کی تجلی ہوجائے تو تھوڑی دیر بعد اللہ نے ان کو اپنی تجلی کرادی تو مسکرانے لگے تو کہنے لگے ألآن یا ربی کہ اے رب! اب مجھے قیمت مل گئی تو ان لوگوں کا بہت بڑا مقام ہوتا ہے۔

عالم کے ساتھ دین کی وابستگی

تو ہمارے لئے بہت زیادہ نقصان کی بات ہے موتُ العَالِم موتُ العَالَم عالم کی موت عالم کی موت ہے، عالم کی بقاء عبادت پر ہے اور اللہ اللہ پر ہے اور عبادت اور اللہ کا ذکر قائم ہے علماء پر، اگر علماء حق نہ ہوتے تو اس عبادت کے طریقے ختم ہوچکے ہوتے پھر ہندوؤں کی طرح سکھوں کی طرح اور عیسائیوں کی طرح ہم بھی گرجوں اور دھرمسالوں میں پڑے رہتے اور گائے وغیرہ کے گوبر کو چاٹتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارثوں نے اس دین کو محفوظ کیا ہے اور وہ اس دنیا میں پھیل رہا ہے اور یہ عالم اور طالب اس وقت اس امت کے آخری سہارے ہیں۔ یہ امت بہت بڑے امتحان میں ہے، عالم کفر اس کو برداشت نہیں کر رہا چودہ سو سال میں عالم کفر نے اتنا اتفاق کبھی نہیں کیا تھا۔ ہمارے ختم کرنے اور مٹانے کیلئے جیسا کہ آج عالم کفر سارا ملے ہوئے ہیں اور ان کا نشانہ مدرسہ، طالب، اور عالم ہے انہوں نے صحیح نشانہ لگایا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑے پیٹوں والے ہمارے لیے خطرہ نہیں ہے یہ فوجیں اور جرنیل ہمارے لئے خطرہ نہیں ہے، یہ سیاسی پارٹیاں اور پارلیمنٹ ہمارے لیے خطرہ نہیں ہیں، ہمارے لئے خطرہ، مسجد علماء اور مدارس ہیں۔ حضرت شیخ مطلع الانوار صاحب جیسے اکابر ان کی قیادت کرتے تھے، تمام عالم کفر کی آنکھوں کا کانٹا طالب، عالم اور مدرسہ ہے۔

عالم کفر کو علماء سے خطرہ

اس وقت ہم حالتِ جنگ میں ہیں اور انہوں نے جنگ شروع کردی ہے، صدر بش نے کہا تھا کہ یہ تہذیبوں کی جنگ ہے یعنی تہذیبِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں برداشت کرینگے اور اب تو اس سے بڑا

اورخبیث ترین شخص آ گیا ہے ''ٹرمپ'' جوعلی الاعلان اپنے عزائم کا اعلان کرر ہاہے کہ'' میں مسلمانوں کونہیں برداشت کرسکتا اور مسلمانوں کی تہذیب کونہیں برداشت کرسکتا، جہاد کو جڑ سے ختم کردونگا'' جہاد کا وجود عالم کے ساتھ قائم ہے اوروہ مدرسہ کے طالب کے ساتھ قائم ہے، جہاد کفار کیلئے بہت خطرناک چیز ہے، اس جہاد نے سو سال میں دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کوخس وخاشاک کی طرح بہا دیا ہے، برٹش سامراج ہندوستان سے طالب علم اور مدرسہ کے جہاد کی وجہ سے گئے ،انگریزوں کا سورج نہیں ڈوب رہا تھا،اب اس طرح ڈوب گیا کہ دوبارہ چڑھنے کا نام ہی نہیں لیتا۔

دوسرے نمبر پر روس آیا سوویت یونین عالم اسلام پرحملہ آور ہوا، افغانستان اور پاکستان سب کوختم کرر ہا تھا ،یہی اللہ اکبر کا نعرہ طالبعلم نے لگایا، مُلاّ نے لگایا اور میدان میں طالب آئے اور سوویت یونین کوصفحۂ ہستی سے مٹادیا، وہ بڑی روسی طاقت ان کے وہ ایٹم بم قازقستان اور ترکمانستان کے تہ خانوں میں ایسے ہی رہ گئے ،آج سٹالن، لینن اور کارل مارکس ان کے مجسمے مٹی میں مل چکے ہیں، آج کمیونزم مٹ چکا ہے، یہ کیوں؟ اگر طالب اور مولوی نہ ہوتے اور یہ جہاد نہ ہوتا توروس آج ادھر ہمارے ملک پر بھی قابض ہو چکا ہوتا،عرب امارات اور سعودی عرب تک پہنچ چکا ہوتا۔

امریکی سامراج کا مقابلہ

تواسی شیطان بزرگ امریکہ نے، روس کے جانے کے بعد اس نے اپنے ڈھیرے ڈال دیئے، افغانستان میں اور چالیس پچاس کفار ممالک کی فوج کو وہاں لے آیا، جس کو نیٹو کہا جاتا ہے یعنی تمام کفار نے آ کر ہمارے سینوں پر بیٹھ گئے ہمارے مولویوں اور طالبان نے بیس لاکھ قربانیاں دی تھیں اور لاکھوں دربدر ہوگئے تھے ،لاکھوں لنگڑے اور نابینا ہوگئے، اس کے صلے میں امریکہ آیا کہ اب میں بیٹھتا ہوں، اس نے عالم اسلام کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا پھر وہی طالب اور مولوی نکلا، ان کی قدر کیجئے گا۔یہ طالب، مولوی اور مدرسے نہ ہوتے تو واللہ! تم لوگ آج صفحۂ ہستی سے مٹ چکے ہوتے۔آج آپ کے ملک سے اندلس بنا ہوتا، آپ کے بہنوں اور بھائیوں کو کچھ معلوم نہ ہوتا کہ ہم کس کی اولاد ہیں؟ اگر ان اکابر کا قائم کیا ہوا نظام نہ ہوتا تو آج آپ کی حالت سمرقند اور بخارا کی طرح ہوتا، سمرقند اور بخارا میں امام بخاریؒ کی اولاد کو بھی پتہ نہیں ،امام ترمذیؒ کی اولاد کو پتہ نہیں کہ ہم کون اور کیا؟ امریکہ آیا اور تمام عالم اسلام اسکے سامنے جھک گئے سرینڈر ہوگئے، یہ بت بادشاہوں کے وزیراعظموں کے اور جرنیلوں کے یہ مٹی کے بت ہیں غثاء کغثاء السیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ سمندر کے جھاگ ہیں، انکے جو بھی نام ہیں مگر یہ سمندر کی جھاگ ہیں یہ کفار کے دوست ہیں، کافر جو کہتا ہے، وہی کرتے ہیں انہوں نے اپنے ممالک کو ان کیلئے

ہاتھوں کے ہتھیلی میں رکھ کر پیش کیا ہے، تمام حکمران بدل گئے ہیں، جہاد کو دہشت گردی کا نام دے دیا۔

عالم کفر کا محور اور نشانہ

اس جہاد کو جس کو امریکہ کہتا تھا یہ بہت بڑی اچھی چیز ہے، اب کہتا ہے یہ دہشت گردی ہے ہمارے حکمرانوں نے بھی ڈگڈگی بجانا شروع کردی کہ دہشت گردی ہے، دہشت گردی ہے، امریکہ کے مقابلے میں کون کھڑا ہوا؟ یہی طلباء، علماء اور مدارس کھڑے ہوئے، جہاد کا علم بلند کیا اور پھٹے ہوئے چپلوں میں اور میلے کپڑوں میں کھڑے ہوگئے افغانستان کے طالبان نے امت کی ناک کو کٹنے سے بچالیا۔ آج طالب کا نام گالی بن چکا ہے اور جہاد دہشت گردی بنادیا ہے اگر یہ طالبان نہ ہوتے تو امریکہ اب تک پورے عالمِ اسلام کو تہس نہس کر چکا ہوتا، اس سپر پاور کو مٹی میں کس نے ملادیا؟ قندوز پر ایک طالب حملہ کرتا ہے، کمان کرتا ہے، فاتح ہے میں نے موبائل پر اس کی تصویر دیکھی ہے، اس کے ایک پاؤں میں ہوائی چپل ہے اور دوسری میں نہیں ہے۔ اس نے عظیم جرنیل خالد بن ولیدؓ کی یاد تازہ کردی اور اس طالب کے پاؤں میں جو ایک چپل ہے وہ بھی پھٹی ہوئی ہے، تو یہ جہاد کی عظمت ہے کہ امریکہ کو دس سال میں بھاگنے پر مجبور کردیا، امریکہ کے سامنے نواز شریف نہیں کھڑا ہوا، امریکہ کے سامنے ایران اور سعودی عربیہ نہیں کھڑا ہوا، امریکہ کے سامنے عرب امارات اور الجزائر نہیں کھڑے ہوئے، یہ سب مٹی کے پتلے ہیں، مٹی کے بت ہیں، امریکہ کے سامنے طالبان کھڑے ہوئے ہیں اور امریکہ کو بھاگنے پر مجبور کردیا ہے اب امریکہ راستہ مانگ رہا ہے اور ہمیں کہہ رہے ہیں کہ کوئی عزت کا راستہ دے دیں کہ حیا میں چلے جائیں، ان تین بڑی سامراجی طاقتوں کو جہاد نے تباہ کردیا جہاد اتنی بڑی طاقت ہے اور جہاد قائم طالب اور مدرسہ سے ہے۔

شیخ کی وفات حادثہ فاجعہ

میرے بھائیو! اس نازک وقت میں حضرت شیخ رحمہ اللہ جیسے ہستی کا ہمارے بیچ سے جانا ایسا ہے جیسے میدان جنگ سے کوئی جرنیل چلا جائے ایک وظیفہ مانگنے والا چھوٹے طالبعلم کا جانا بھی ہمارے لئے بڑا خسارہ ہے اور یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں اور بقیۃ السلف تھے اور حضرت شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ شیخ الحدیث عبدالحق نورہ مرقدہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے، جب آتے تھے تو حضرت دیوبند کے واقعات سناتے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے ہم سب اس صدمہ میں شریک ہیں اللہ تعالیٰ ان مدارس کو، اس امت کو، اس صوبہ کو، ان علماء کو حضرت شیخ رحمہ اللہ کا نعم البدل نصیب فرمائے۔ آمین وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين